50664 ـ كيا ڈيوٹی چھوڑ كر نماز تراويح ادا كر سكتا ہوں ؟

سوال

ميں پوليش سٹيشن پر كام كرتا ہوں، اور بعض اوقات ہفتہ ميں دو بار بطور قائم مقام ڈيوٹی كرنا پڑتی ہے، اس دوران ميں كام اور افيسروں كے حكم كی بنا پر پوليس سٹيشن سے نكلنا ممكن نہيں، تو كيا ميں ان كی مخالفت كرتے ہوئے قريبی مسجد ميں نماز تراويح كی ادائيگی كے ليے جا سكتا ہوں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اس ميں كوئی شك و شبہ نہيں كہ رمضان المبارك ميں اجروثواب اور مغفرت كے اساب كی زيادہ حرص ركھنا بہت اچھا اور جائز كام ہے، ليكن يہ ايك شرط كے ساتھ مشروط ہے كہ اس كی بنا پر اس سے بہتر اور افضل كام ميں كوئی خلل نہ واقع ہوتا ہو.

اگر كوئی انسان كسی دوكان يا كمپنی ميں ملازم ہو تو اس كے ليے نفلی عبادت اور قيام كے ليے ڈيوٹی چھوڑنا جائز نہيں، تو پھر جب كام اور ڈيوٹی كا تعلق امن عامہ سے ہو جو كہ بہت اہم اور لوگوں كی جانوں اور امن و امان كے ساتھ تعلق ركھتا ہو تو پھر كيسے ہو سكتا ہے؟

لہذا آپ واجب ميں كوتاہی كرتے ہوئے نفلی كام كی حرص نہ ركھيں، يہ ممكن ہے كہ آپ فراغت ميں اپنی ڈيوٹی والی جگہ پر تھوڑی تھوڑی كر كے تراويح ادا كر ليں، يا پھر رات كے آخری حصہ ميں اپنے گھر جا كر ادا كر ليں اگر آپ اس كی ادائيگی ميں سچائی اختيار كرينگے تو اللہ تعالی آپ كو مكمل اجروثواب عطا كرے گا، چاہے آپ ڈيوٹی يا گھر ميں تراويح نہ بھی ادا كر سكيں.

محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ميں ايك تجارتی ماركيٹ ميں ملازم ہو، اور مسجد ميں تراويح نہيں ادا كرسكتا كيونكہ ڈيوٹی ٹائم مغرب كے بعد سحری تك ہوتا ہے، تو كيا ميں گنہگار ہوں ؟

اور اس طرح جو ميرا ثواب ضائع ہو گيا ہے اس كا مداوا كس طرح كيا جسا سكتا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا:

تراویح ترک کرنے پر آپ گنہگار نہیں کیونکہ تراویح سنت ہیں، اگر انسان تراویح ادا کرتا ہے تو اسے اجروثواب حاصل ہو گا، اور اگر ادا نہیں کرتا تو اسے گناہ نہیں ہے.

اور جب آپ کی نیت سے اللہ تعالی کو یہ علم ہو گا کہ اگر آپ اس کام جو کہ مزدوری کے معاہدہ میں شامل ہے میں مشغول نہ ہوتے تو آپ تراویح ادا کرتے، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فضل بہت وسیع ہے، اللہ سبحانہ وتعالی آپ کو نیت کے مطابق ثواب سے نوازے گا.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 255).

اور شیخ عبد العزیز آل شیخ حفظہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

بعض لوگ عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو وہ اپنی فیملی یا ڈیوٹی یا جس مسجد میں امامت کراتے یا اذان دیتے ہیں کو چھوڑ جاتے ہیں، تو اس بارہ میں آپ انہیں کیا کہیں گے؟

شیخ کا جواب تھا:

کسی واجب کام میں خلل اندازی کر کے ہمیں کوئی نفلی کام سرانجام دینا زیب نہیں دیتا، نوافل کے ساتھ تو قرب اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب ہم اپنے واجبات کی ادائیگی کریں، لہذا جس نے اپنا گھر یا اپنی ڈیوٹی ضائع کی یا کسی امام نے اپنی امامت ضائع کی تو وہ ماجور شمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ وہ گنہگار ہے.

واللہ اعلم .